5177-کیا لواطت کرنے والوں کی بخشش ہو سکتی ہے اور کیا وہ شادی کرسکتا ہے ؟

سوال

لواطت وغیرہ کرنے کے بعد اس سے توبہ کرنے اور اس گناہ کو ترک کرنے والوں کے بارہ میں اسلام کی رائے کیا ہے ؟
کیا انہیں رجم کرنا واجب ہے ، کیا ان کی بخشش ممکن ہے ، اور کیا وہ دوسری جنس سے شادی کرسکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

بلاشبہ لواطت ایک بہت بڑی معصیت بلکہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے اور لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی جب یہ شنیع اور قبیح جرم کرنا نہ چھوڑا اور اپنی سرکشی میں حد سے گزر گئے تو اللہ تعالی نے انہیں کئی قسم کی عبرتناک سزائیں دے کر ھلاک کردیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اس بستی کو زیروزبر کردیا اوپر کا حصہ نیچے کردیا ، اور ان پر تہ بہ تہ کنکریلے پتھر برسائے جو تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے } ھود(81–83)
۔

پھر اللہ تعالی نے دھمکاتے ہوئے یہ بات فرمائی کہ ان کے بعد جو بھی ان جیسا کام کرے گا :

{اور ظالموں سے وہ کوئی دور بھی نہ تھے } ھود(83) ۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

{اور ان (لوط علیہ السلام) کو ان کے مہمانوں کے بارہ میں پھسلایا تو ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کردیں (اور کہا) میرا عذاب چکھو ، اور یقینی بات ہے کہ انہیں صبح سویرے ہی ایک جگہ پکڑنے والے مقررہ عذاب نے غارت کردیا } القمر(37–38) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(جسے بھی تم قوم لوط والا فعل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل (کرنے والے) اور مفعول (جس کے ساتھ کیا جائے) دونوں کو قتل کردو) مسند احمد حدیث نمبر (2727) ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ حدیث نمبر (6589) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(فاعل اور مفعول کو قتل کردو) اسے سنن اربعہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے امام ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے ۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اسی حکم کو جاری کرتے ہوئے صحابہ کرام سے مشورہ کے بعد خالد رضی اللہ تعالی عنہ کو طرف یہی حکم لکھا تھا اور اس مسئلہ میں سب سے سخت تھے ۔

ابن قصار اور ہمارے شیخ کا کہنا ہے کہ : صحابہ کرام کا ایسے شخص کے قتل پر اجماع ہے ، لیکن صرف اسے قتل کرنے کی کیفیت میں ان کا اختلاف ہے :

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اسے بلندی سے گرا دیا جائے ۔

اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے : اس پر دیوار گرا دی جائے ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : ان دونوں کو پتھروں سے ہلاک کیا جائے ۔

تو اس طرح صحابہ کرام اس کے قتل کرنے میں تو متفق ہیں لیکن صرف قتل کی کیفیت میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے ، جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم کے ساتھ زنا کرنے والے کے حکم کے بھی موافق ہے ، اس لیے کہ دو جگہوں پر وطی کسی بھی حال میں جائز نہیں ۔

اور اسی لیے اسے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں جمع کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم جسے بھی قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ اسے قتل کردو) ۔]

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ :

(جو بھی محرم کے ساتھ وطی کرے اسے قتل کردو) ۔

اور ایک حدیث میں اس طرح کے الفاظ ہیں :

(جو بھی کسی چوپائے کے ساتھ وطی کرے اسے قتل کردو اور اس چوپائے کو بھی اس کے ساتھ قتل کرو) مسند احمد حدیث نمبر (2420) سنن ابوداود حدیث نمبر (4464) سنن ترمذی حدیث نمبر (1454) مستدرک حاکم (355/4) ۔

اور پھر یہ (قتل کا) حکم شارع کے بھی موافق ہے اس لیے کہ محرمات جتنی بھی سخت اور بڑھی ہوں گی اس کے اعتبار سے سزا بھی بڑھ جائے گی اور سخت ہوگی ، تو جس کے ساتھ کسی بھی حال میں وطی حلال نہیں اس کے ساتھ وطی کرنا بہت زیادہ شنیع اور سخت جرم ہوگا بالمقابل اس کے جس کے ساتھ بعض اوقات وطی کرنا حلال بھی ہو جاتا ہے ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے ایک روایت میں اس پر نص بھی بیان کی ہے ۔ دیکھیں زاد المعاد (5/40–41) ۔

اور اسی طرح ۔ ۔ ۔ ۔ جیسے فحش کام کا بھی معاملہ ایسا ہی ہے ، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کام حرام اور کبیرہ گناہ ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے اس پر نص بھی بیان کی ہے ۔ دیکھیں الموسوعۃ الفقہیۃ (251/24)

اور رہا مسئلہ سوال میں مذکور حد (یعنی موت تک اسے رجم کرنا) کا تو اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ اس طرح کی حد تو شادی شدہ زانی کے متعلق ہے ، لیکن لواطت کے جرم کی شرعی حد تو قتل ہے (اور راجح یہ ہے کہ اسے تلوار کے ساتھ قتل کیا جائے) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔

لیکن اس قتل کی کیفیت میں اختلاف بھی اوپر بیان ہو اب رہا مسئلہ ۔ ۔ ۔ ۔ کا تو اس میں حد نہیں بلکہ تعزیر ہے ۔ دیکھیں الموسوعۃ الفقہیۃ (253/24) ۔

لیکن اگراس جرم کا مرتکب یا پھر جوجرم بھی حد واجب کرنے والا ہے اس سے توبہ کرلے اوراس گناہ کوچھوڑ کر استغفار کرتا ہوا اپنے کیے پر نادم بھی ہو اور یہ عھد کرے کہ وہ اس کام کودوبارہ نہیں کرے گا تواس کے بارہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا توان کا جواب تھا :

(اگروہ اللہ تعالی کی جانب صحیح طور پر رجوع کرتا اور سچی توبہ کرتا ہے تواللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے لیکن اگروہ اپنے گناہ کا اعتراف کرلے اوراس پر حد قائم کردی جائے) مجموع الفتاوی (180/34) ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اوروہ لوگ جواللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے معبود کونہیں پکارتے اورکسی ایسے شخص کوجسے اللہ تعالی نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سواقتل نہیں کرتے ، اورنہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اورجوکوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا ۔

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اوروہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا ، سوائے ان لوگوں کے جوتوبہ کریں اورایمان لائيں اورنیک وصالح اعمال کریں ، ایسے لوگوں کے گناہوں کواللہ تعالی نیکیوں سے بدل دیتا ہے ، اوراللہ تعالی بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے ، اورجوتوبہ کرلے اوراعمال صالحہ کرے توبلاشبہ وہ حقیقتا اللہ تعالی کی طرف سچی توبہ اوررجوع کرتا ہے } الفرقان (68–71) ۔

اگروہ اللہ تعالی کی طرف صحیح اورسچی توبہ کرے تواس میں کوئی مانع نہیں کہ وہ شادی کرے جوکہ اس پر اپنے آپ کوعفت وعصمت میں رکھنے پر مدومعاون ثابت ہوگی ، اوراس میں اللہ تعالی کے حلال کردہ کی اتباع بھی ہے ۔

اورسب سے زیادہ علم تواللہ تعالی کے پاس ہی ہے اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم .